وفاق المدارس...... چند فیصلے

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مد ظلہم
(صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وفاق المدارس پاکستان کے دینی مدارس کا ایک ایسا مشترکہ ادارہ ہے جس نے دینی مدارس کو منظم کیا، نصاب تعلیم میں یکجہتی پیدا کی، مدارس کو امتحان کے ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا، مختلف تعلیمی مراحل کے لیے قابل اعتبار اسناد جاری کی اور ملک بھر کے مدارس کے ایک ہی وقت میں امتحانات قائم کرنے کا ایک ایسا خوب صورت اور قابل رشک نظام پیش کیا جس کی نظیر کہیں نہیں...... اور سب سے بڑھ کر دینی مدارس کے خلاف اندرونی اور بیرونی قوتوں کے منصوبوں اور پالیسیوں کے مقابلے میں وفاق المدارس نے پاکستان کے مدارس کے متفقہ موقف کی ترجمانی کا وہ فریضہ ادا کیا جس نے مدارس کی صفوں میں دراڑیں ڈالنے کی ہر کوشش اللہ کے فضل وکرم سے ناکام بنائی۔ پاکستان میں اہل حق کا یہی وہ مشترکہ اور متفقہ ادارہ ہے جس میں کوششوں کے باوجود دشمن اب تک رخنہ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہوسکا، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور دینی مدارس کے منتظمین اور مخلصین کے تعاون، اتفاق اور ایک مرکز کے ساتھ جڑے رہنے کا نتیجہ ہے کہ دینی مدارس کا دفاع الحمد للہ ثم الحمد للہ ناقابل تسخیر ہے، اس اتفاق واتحاد کی برکتوں کا مشاہدہ ہم سب کر رہے ہیں، حکومتیں آتی رہیں، منصوبے بناتی رہیں، سازشوں کے جال بنتی رہیں، ترغیبات اور خوش کن نعروں اور شاندار مستقبل کی نوید سناتی رہیں، دھمکیوں کے حربے بھی آزماتی رہیں لیکن اللہ کے فضل وکرم اور پاکستان بھر کے مدارس کے متفقہ موقف کی برکت سے وہ تمام منصوبے، سازشیں اور حربے قصہ پارینہ بنتے رہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی یہ منصوبے ناکام رہیں گے۔

وفاق المدارس دینی مدارس کے دفاع، ان کی بہتری، ان کے نظم ونسق کی ترقی اور نصاب اور نظام تعلیم کو عمدہ سے عمدہ تر بنانے کے لیے کوشاں رہا ہے اور رہے گا، اسے اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس ہے، وفاق المدارس کی مجلس عاملہ ملک کے جید علمائے کرام پر مشتمل ہے جن میں ملک کے تقریباً تمام بڑے اداروں اور مدارس کے نظم ونسق سنبھالنے والے تجربہ کار علماء شامل ہیں اور مدارس کے بارے میں کوئی بھی اہم فیصلہ ان کی رائے اور مشورے ہی سے طے کیا جاتا ہے...... اللہ کے فضل وکرم سے مدارس جوق در جوق "وفاق المدارس" کے ساتھ الحاق کر رہے ہیں۔ اس سال تقریباً پونے سات سونئے مدرسے وفاق کے ساتھ منسلک ہوئے ہیں، گذشتہ سال ۱۴۲۳ھ کو امتحان دینے والے طلبہ اور طالبات کی تعداد ایک لاکھ اٹھائیس سو تھی، اس سال یہ تعداد بڑھ کر ایک لاکھ اکیس ہزار پانچ سو ہو گئی......

اجتماعی کاموں میں بعض چیزوں سے اختلاف بھی ہوسکتا ہے اور بسااوقات شکایتیں بھی جنم لیتی ہیں لیکن اجتماعیت کو برقرار رکھنے کا پہلا اور آخری اصول یہی ہے کہ اپنی رائے اور اختلاف کا پوری دیانت داری کے ساتھ اظہار کردیا جائے اور پھر جو فیصلہ طے پائے، اس کی نہ صرف تائید کی جائے بلکہ اس کا دفاع کیا جائے اور اس پر پابندی کے ساتھ عمل کیا جائے اگرچہ وہ فیصلہ ذاتی اور شخصی رائے کے خلاف ہو...... الحمدللہ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کے ارکان اب تک اسی اصول پر کاربند رہے ہیں، فیصلہ کرنے سے پہلے اس پر آزادنہ بحث ہوتی ہے، اس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے اور پھر جو فیصلہ کثرت رائے سے طے پاتا ہے، اسے سارے اراکین بخوشی قبول کرلیتے ہیں...... مجلس عاملہ میں بارہا ایسے فیصلے بھی طے پاتے ہیں کہ ہمیں ذاتی طور پر ان سے اتفاق نہیں ہوتا اور ہم اپنے اختلاف رائے کا اظہار بھی کردیتے ہیں لیکن کثرت رائے سے طے پاجانے کے بعد بحیثیت صدر وفاق المدارس ہم اس پر عمل کے پابند ہوتے ہیں کہ اجتماعیت کو برقرار رکھنے کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں!

وفاق المدارس کے نظم میں بعض نقائص اور کمزوریوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا، بسااوقات شکایات موصول ہوتی ہیں ان نقائص اور شکایتوں کو دور کرنے کے لیے سنجیدگی کے ساتھ کوشش جاری رہتی ہے، نظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے مدارس کی طرف سے بھیجی گئی قابل عمل تجاویز کا بھی خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ نصاب اور نظام تعلیم کے متعلق فیصلے کرتے اور قواعد وضوابط بناتے وقت پورے ملک کے مدارس پیش نظر رکھے جاتے ہیں اور حتی الامکان ملک کے مختلف مدارس کے وسائل، علاقائی ماحول وفضا کی رعایت سے ایسے قواعد وضوابط مرتب کیے جاتے ہیں، جن کا نفاذ سب کے لیے ممکن ہو...... بعض اوقات کوئی شخص یا کوئی ادارہ ایک خاص تعلیمی تجربہ کرلیتا ہے اور وہ محدود ماحول میں کامیاب بھی رہتا ہے، لیکن اس کامیابی کے پیچھے ایسے تربیت یافتہ افراد و وسائل ہوتے ہیں جو ملک بھر کے مدارس کو میسر نہیں ہوتے...... ظاہر ہے مخصوص ماحول کے اس تعلیمی تجربے کو سارے مدارس پر مسلط کرنا نہ مفید ہوسکتا ہے اور نہ ہی اسے نافذ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی ادارے نے اس طریقہ تدریس کا تجربہ کیا کہ طالب علم خود کتاب حل کرکے استاذ کو سنائے، استاذ تقریر کرنے کی بجائے صرف اس کی تصحیح وتصویب کرے، اس طرح طالب علم میں کتاب از خود حل کرنے اور سمجھنے کی صلاحیت بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے...... ظاہر ہے یہ طریقہ تدریس بالفرض کسی مخصوص ادارے میں کامیاب رہتا بھی ہے، تاہم اسے تمام مدارس میں نافذ نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ یہ صرف وہاں جاری ہوسکتا ہے جہاں فی درجہ طلبہ کی تعداد بہت محدود ہو، لیکن جن مدارس میں فی درجہ کم از کم پچاس، ساٹھ طالب علم ہوتے ہیں، وہاں یہ طریقہ کیوں کر جاری ہوسکتا ہے! اس لیے تعلیمی قواعد وضوابط اور معیار کا فریم اس قدر کشادہ رکھا جاتا ہے جس میں سب سما سکیں!!!

اسی طرح کوئی ادارہ صرف ممتاز ترین طلبہ کو داخلہ دے کر ان پر محنت کرتا اور ان کی تربیت کرتا ہے، یہ ایک خوش آئند بات ہوگی لیکن سارے مدارس اس معیار کو اختیار کرسکتے ہیں اور نہ ہی انہیں اختیار کرنا چاہیے، ہمارے معاشرے کی دینی ضروریات کو محدود ممتاز طلبہ ہرگز پورا نہیں کرسکتے، اس کے لیے کافی بڑی تعداد کی ضرورت ہے اور وہ اسی وقت پوری ہوسکتی ہے جب معیار کے دامن میں وسعت رکھی جائے، ممتاز طلبہ تو فارغ ہونے کے بعد مخصوص شعبوں میں چلے جاتے ہیں، دین کے بہت سارے ایسے اہم شعبے ہیں جن کے لیے ممتاز صلاحیت کا ہونا کوئی ضروری نہیں، وہ شعبے غیر ممتاز طلبہ ہی پُر کرسکتے ہیں، "ممتاز" ہونے کی شرط لگائی گئی تو ان شعبوں کی ذمہ داریوں کو کون آکر سنبھالے گا، ہاں دین کے بعض شعبوں کے لیے پختہ صلاحیت اور قوی الاستعداد افراد کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لیے ممتاز باصلاحیت

افراد کو تیار کرنے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا!اور اگر کوئی ادارہ بطور خاص یہ فریضہ انجام دیتا ہے اس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔

ابھی حال ہی میں وفاق المدارس کی مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ نے چند فیصلے کیے ہیں، جن کی تفصیل سہ ماہی "وفاق المدارس" کے اس تازہ شمارے میں دی جارہی ہے یہاں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

❶ نصاب تعلیم کے متعلق مجلس عاملہ اور نصاب کمیٹی کے کئی اجلاس ہوئے جس میں درجہ اولی سے لے کر دورۂ حدیث تک کے نصاب میں بعض جزوی ترامیم کی گئی، چند کتابوں کا اضافہ کیا گیا مثلاً جدید تجارت ومعیشت، جدید فلکیات اور تاریخ اسلام کے موضوع پر مختلف درجات میں کتابیں رکھی گئیں۔ یہ ترمیم شدہ نصاب اس شمارے میں شائع کیا جارہا ہے۔

❷ متوسطہ (درجہ اعدادیہ) کے نصاب کا حتمی خاکہ ابھی تک مرتب نہیں ہوا، اس پر مختلف علماء اور ماہرین پر مشتمل کمیٹی کام کررہی ہے، جیسے ہی وہ مرتب ہوگا، تمام مدارس کو اس کی اطلاع کردی جائے گی۔

❸ بنات کے نصاب کا دورانیہ چار سال سے بڑھا کر چھ سال کردیا گیا، چار سالہ نصاب پڑھنے سے مطلوبہ علمی استعداد حاصل نہیں ہورہی تھی، اس لیے ان کا نصاب بڑھادیا گیا، درجہ رابعہ تک ان کا وہی نصاب ہے جو بنین کا ہے، اس کے بعد ان کا دو سالہ نصاب الگ مرتب کیا گیا...... بنات کے لیے ایک مختصر سہ سالہ نصاب بھی تیار کیا گیا تاکہ جن طالبات کے پاس چھ سال کی فرصت نہیں ہے وہ اس سے استفادہ کرسکیں، بنات کے یہ چھ سالہ اور سہ سالہ دونوں نصاب بھی اس شمارے میں شائع کیے جارہے ہیں، بنین اور بنات کے اس ترمیم شدہ نصاب کی حتمی منظوری مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ہوگی جو شعبان کے آخری عشرے میں ان شاءاللہ منعقد ہوگا۔

❹ مجلس شوریٰ نے ایک فیصلہ یہ کیا آئندہ سال ۱۴۲۵ ہجری سے ہر درجہ کا امتحان وفاق المدارس کے تحت ہوگا، غیر وفاقی درجات کو چونکہ طلبہ اہمیت کم دے رہے ہیں، اس لیے یہ فیصلہ ناگزیر سمجھا گیا، البتہ جو مدارس اپنے سالانہ امتحان کا نظم بوجوہ برقرار رکھنا چاہیں، وہ وفاق کے امتحان سے پہلے، یا اس کے بعد یا اس کے ساتھ ظہر کے بعد بہت آسانی کے ساتھ اپنا یہ نظم برقرار رکھ سکتے ہیں، وفاق المدارس کے تحت امتحان دینے والے طلبہ کی تعداد ہزاروں میں ہوتی ہے اور اس کا دائرہ پورے ملک تک پھیلا ہوتا ہے اس لیے طلبہ فطری طور پر اس کے لیے تیاری بھی اسی ذوق وشوق، اہتمام اور توجہ کے ساتھ کرتے ہیں۔ وفاق کے تحت ہر درجہ کے امتحان لینے کا مقصد بھی یہی ہے کہ طلبہ ہر درجہ کو اہمیت دیں اور امتحان کی بھرپور تیاری کریں۔ بنات کی تعلیم میں وفاق المدارس کے تحت ہر درجہ کے امتحان لینے کا سلسلہ پہلے سے جاری ہے، اب بنین کے نظام تعلیم میں بھی اسے جاری کیا جارہا ہے۔

وفاق المدارس کے ساتھ شامل ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہزاروں مدارس نے الحمدللہ وفاق کے قواعد وضوابط کی پابندی کرکے اپنے تعلیمی معیار کو بھی بلند کیا اور ادارۂ وفاق کو بھی استحکام بخشا، اس پابندی اور تعاون پر مدارس کے ارباب حل وعقد مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہماری دعا ہے اور آپ سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ جل شانہ دینی مدارس کے اس مشترکہ بے نظیر ادارے کو مزید ترقی عطا فرمائے، اس کے نظم ونسق کو پہلے سے زیادہ بارآور بنائے اور اس کے منتظمین کو اخلاص، توجہ اور محنت کے ساتھ اس کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ أجمعین